ديوان الحماسة

(وهو ما اختارهُ ابو تمام حبيب بن اوس الطائي)

(من أشعار العرب)

وعليه شرح يحل غريب مفرداته و يبين المراد من ابياته

﴿ مختصر من شرح العلامة التبريزي ﴾

مع شكل المتن بالشكل الكامل

لحضرة الفاضل ملتزم طبعه

الشيخ محمد عبد القادر سعيد الرافعي

« طبع بمطبعة التوفيق بشارع كلوت بك بمصر سنة ١٣٢٢ هـ »

وقال ابو الابيض العبسي

الاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ يَقُولَنْ فَوَارِسٌ   وَقَدْ حَانَ مِنْهُمْ يَوْمَ ذَاكَ قُفُولُ (١)
تَرَكْنَا وَلَمْ نُجْنِنْ مِنَ ٱلطَّيْرِ لَحْمَهُ   أَبَا ٱلْأَبْيَضِ ٱلْعَبْسِيَّ وَهْوَ قَتِيلُ (٢)
وَذِي أَمَلٍ يَرْجُو تُرَاثِي وَإِنَّ مَا   يَصِيرُ لَهُ مِنِّي غَدًا لَقَلِيلُ (٣)
وَمَا لِيَ مَالٌ غَيْرُ دِرْعٍ وَمِغْفَرٍ   وَأَبْيَضُ مِنْ مَاءِ ٱلْحَدِيدِ صَقِيلُ (٤)
وَأَسْمَرُ خَطِّيٌّ ٱلْقَنَاةِ مُثَقَّفٌ   وَأَجْرَدُ عُرْيَانُ ٱلسَّرَاةِ طَوِيلُ (٥)
أَقِيهِ بِنَفْسِي فِي ٱلْحُرُوبِ وَأَتَّقِي   بِهَادِيهِ إِنِّي لِلْخَلِيــلِ وَصُولُ (٦)

وقال قيس بن زهير في بني زياد الربيع وعمارة وانس وكان يقال لهم الكملة

لَعَمْرُكَ مَا أَضَاعَ بَنُو زِيَادٍ   ذِمَارَ أَبِيهِمِ فِي مَنْ يُضِيعُ (٧)

---

(١) يوم ذاك يشير به الى ملاقاة الاعداء والقفول الرجوع (٢) ولم نجنن الخ من اجنه اذا ستره جملة حالية من فاعل تركنا والمعنى ايقولون تركنا ابا الابيض قتيلاً مكشوفاً لتأكل الطير من لحمه (٣) وذي امل اي ورب ذي امل والتراث الميراث وما موصول بمعنى الذي فلذلك كتب مفصولاً من ان (٤) المغفر زرد ينسج على قــدر الرأس والابيض السيف (٥) الاسمر الرمح والاجرد من الخيل القصير الشعر والسراة الظهر (٦) واتقي بهاديه اي اتقى مما يأتيني بعنقه اني للخليل وصول اي لا اخذ له في الشدائد بل انتفع به وانفعه (٧) بنو زياد المراد بهم بنو زياد العبسيون وامهم فاطمة الانمارية وهي احدى المنجبات قيل لها اــيــ

بَنُو جِنِّيَّةٍ وَلَدَتْ سُيُوفًا صَوَارِمَ كُلُّهَا ذَكَرٌ صَنِيعُ (١)
شَرَى وُدِّي وَشُكْرِي مِنْ بَعِيدٍ لِآخَرِ غَالِبٍ أَبَدًا رَبِيعُ (٢)

وقال هدبة بن خشرم

إِنِّي مِنْ قُضَاعَةَ مَنْ يَكِدْهَا أَكِدْهُ وَهِيَ مِنِّي فِي أَمَانِ (٣)
وَلَسْتُ بِشَاعِرِ ٱلسَّفْسَافِ فِيهِمْ وَلَكِنْ مِدْرَهُ ٱلْحَرْبِ ٱلْعَوَانِ (٤)
سَأَهْجُو مَنْ هَجَاهُمْ مِنْ سِوَاهُمْ وَأُعْرِضُ مِنْهُمُ عَمَّنْ هَجَانِي (٥)

وقال عمرو بن كلثوم التغلبي

مَعَاذَ ٱلْإِلَهِ أَنْ تَنُوحَ نِسَاؤُنَا عَلَى هَالِكٍ أَوْ أَنْ نَضِجَّ مِنَ ٱلْقَتْلِ (٦)
قِرَاعُ ٱلسُّيُوفِ بِٱلسُّيُوفِ أَحَلَّنَا بِأَرْضٍ بَرَاحٍ ذِي أَرَاكٍ وَذِي أَثْلِ (٧)

بنيك افضل فكان آخر جوابها ثكلتهم ان كنت ادري ايهم افضل والذمار ما يجب حفظه وحمايته (١) بنو جنية اي هم بنو جنيه لما جعل امهم جنية من حيث انها خرجت في اتيانها بهم عن المعتاد من الانس جعلهم سيوفًا يقال سيف ذكر اذا كان ذا ماء وذا حدة (٢) من بعيد اي على بعد كان بيننا فالقى العداوة ونصرني للرحم والقرابة ومعنى البيت اشترى ربيع على بعده مني مودتي له وثنائي عليه وعلى اخر رجل يبقى من بني غالب ابدا (٣) اني من قضاعة البيت يشير به الى انه يتعصب لقضاعة و يهوى هواها (٤) السفساف ما لا خير فيه من الاقوال والافعال وفي الحديث ان الله يحب معالي الامور و يبغض سفسافها ومعنى البيت لست بالشاعر الضعيف الكلام ولكنني قيم الحرب التي قوتل فيها مرة بعد مرة (٥) سأهجو من هجاهم البيت معناه اني أكيد اعداء قومي ولا اكيدهم (٦) معاذ الاله اي اعوذ بالله معاذًا (٧) قراع السيوف

مطبوعات مجمع اللغة العربية بدمشق

الأشباه والنظائر

في النحو

لجلال الدين السيوطي

٨٤٩ - ٩١١ هـ

الجزء الثالث

تحقيق

ابراهيم محمد عبد الله

لا يلائم عجز البيت صدره لأنّ الأوّل خاصّ وآخره عامّ ، لأنّ لو من حروف الشرط ، والمعلّق على الشرط يعمم بدليل قولهم : لو أكرمتني أكرمتك ، وهذا عام فالجواب : إنما يمتنع لو (١) لم يكن المذكور في صدر البيت داخلاً في العموم ، فأما إذا كان داخلاً في العموم فلا يمتنع ، لأنّ (٢) المعنى : لو كان يرثي سليم ما (٣) لسليم ، فيدخل الريم وغيره .

جواب سؤال سائل عن حرف لو

[للشيخ تقي الدين بن تيمية

قال فيه : جواب سؤال سائلٍ عن حرف لو](٤) لسيّدنا وشيخنا الإمام العالم العلامة الأوحد الحافظ (٥) المجتهد الزاهد العابد القدوة إمام الأئمة قدوة الأمة علامة العلماء وارث الأنبياء آخر المجتهدين أوحد علماء الدين بركة الإسلام حجّة الأعلام برهان المتكلّمين ، قامع المبتدعين ذي العلوم الرفيعة والفنون البديعة ، محيي السنّة ومَنْ عَظُمَت به الله علينا المِنّة ، وقامت به على أعدائه الحُجّة ، واستبانت ببركته وهديه المَحجّة ، تقي الدين أبي العباس أحمد بن عبد الحليم ابن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد بن تيمية الحراني ،

---

(١) جاء قبلها في الأمالي : « ان » .

(٢) هـ والأمالي : « فإن » .

(٣) د : « بنا » تحريف . وليست في هـ . وما أثبت عن سائر النسخ والأمالي .

(٤) زيادة عن م ، هـ . وليست في د ، ف ، ل .

(٥) ل : « الأوحد الفاضل الحافظ » .

بانگِ درا

(مجموعۂ کلامِ اُردو مرتّبۂ مصنّف)

اقبالؔ

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

جون ۱۹۹۱ء

محمد فیصل نے
زاہد بشیر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت : ۵۰/-

یاس و امید کا نظارہ جو دکھلاتی ہو — جس کی خاموشی سے تقریر بھی شرماتی ہو
جس کو شوہر کی رضا تابِ شکیبائی دے — اور نگاہوں کو حیا طاقتِ گویائی دے
زرد رخصت کی گھڑی عارضِ گلگوں ہو جائے — کششِ حسن غمِ ہجر سے افزوں ہو جائے
لاکھ وہ ضبط کرے پر میں ٹپک ہی جاؤں — ساغرِ دیدۂ پُرنم سے چھلک ہی جاؤں

خاک میں مل کے حیاتِ ابدی پا جاؤں
عشق کا سوز زمانے کو دکھاتا جاؤں

ہندوستانی بچّوں کا قومی گیت

چشتیؒ نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا — نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا — جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا — سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا — ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے — پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے — میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا — نوحِ نبی کا آ کر ٹھیرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بامِ فلک کا زینا — جنت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

نیا شوالہ

سچ کہہ دوں اے برہمن! گر تو برا نہ مانے — تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے
اپنوں سے بیر رکھنا تو نے بتوں سے سیکھا — جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے
تنگ آ کے میں نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا — واعظ کا وعظ چھوڑا، چھوڑے ترے فسانے

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

آ، غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں — بچھڑوں کو پھر ملا دیں، نقشِ دوئی مٹا دیں
سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی — آ، اک نیا شوالہ اس دیس میں بنا دیں
دنیا کے تیرتھوں سے اونچا ہو اپنا تیرتھ — دامانِ آسماں سے اس کا کلس ملا دیں
ہر صبح اُٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے — سارے پجاریوں کو مے پیت کی پلا دیں

شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے
دھرتی کے باسیوں کی مُکتی پریت میں ہے

داغ

عظمتِ غالب ہے اک مدت سے پیوندِ زمیں — مہدیٔ مجروح ہے شہرِ خموشاں کا مکیں
توڑ ڈالی موت نے غربت میں مینائے امیر — چشمِ محفل میں ہے اب تک کیفِ صہبائے امیر
آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے — شمعِ روشن بجھ گئی، بزمِ سخن ماتم میں ہے
بلبلِ دلّی نے باندھا اس چمن میں آشیاں — ہمنوا ہیں سب عنادل باغِ ہستی کے جہاں

چل بسا داغ آہ! میت اس کی زیبِ دوش ہے
آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے

اب کہاں وہ بانکپن، وہ شوخیِ طرزِ بیاں
آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں
تھی زبانِ داغ پر جو آرزو ہر دل میں ہے
لیلیِ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے
اب صبا سے کون پوچھے گا سکوتِ گل کا راز
کون سمجھے گا چمن میں نالۂ بلبل کا راز
تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

اور دکھلائیں گے مضموں کی ہمیں باریکیاں
اپنے فکرِ نکتہ آرا کی فلک پیمائیاں
تلخیِ دوراں کے نقشے کھینچ کر رلوائیں گے
یا تخیل کی نئی دنیا ہمیں دکھلائیں گے
اس چمن میں ہوں گے پیدا بلبلِ شیراز بھی
سیکڑوں ساحر بھی ہوں گے، صاحبِ اعجاز بھی
اٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بت خانے سے
مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے
لکھی جائیں گی کتابِ دل کی تفسیریں بہت
ہوں گی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت
ہو بہو کھینچے گا لیکن عشق کی تصویر کون؟
اٹھ گیا ناوک فگن، مارے گا دل پر تیر کون؟

اشک کے دانے زمینِ شعر میں بوتا ہوں میں
تو بھی رو اے خاکِ دلی! داغ کو روتا ہوں میں
اے جہان آباد، اے سرمایۂ بزمِ سخن!
ہو گیا پھر آج پامالِ خزاں تیرا چمن
وہ گلِ رنگیں ترا رخصت مثالِ بو ہوا
آہ! خالی داغ سے کاشانۂ اردو ہوا
تھی نہ شاید کچھ کشش ایسی وطن کی خاک میں
وہ مہِ کامل ہوا پنہاں دکن کی خاک میں
اٹھ گئے ساقی جو تھے، میخانہ خالی رہ گیا
یادگارِ بزمِ دہلی ایک حالی رہ گیا

آرزو کو خون رلواتی ہے بیدادِ اجل
مارتا ہے تیرِ تاریکی میں صیادِ اجل
کھل نہیں سکتی شکایت کے لیے لیکن زباں
ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گلستاں
ایک ہی قانونِ عالمگیر کے ہیں سب اثر
بوئے گل کا باغ سے، گلچیں کا دنیا سے سفر

ابر

اٹھی پھر آج وہ پورب سے کالی کالی گھٹا
سیاہ پوش ہوا پھر پہاڑ سربن کا
نہاں ہوا جو رخِ مہر زیرِ دامنِ ابر
ہوائے سرد بھی آئی سوارِ توسنِ ابر
گرج کا شور نہیں ہے، خموش ہے یہ گھٹا
عجیب میکدۂ بے خروش ہے یہ گھٹا
چمن میں حکمِ نشاطِ مدام لائی ہے
قبائے گل میں گہر ٹانکنے کو آئی ہے
جو پھول مہر کی گرمی سے سو چلے تھے، اٹھے
زمیں کی گود میں جو پڑ کے سو رہے تھے، اٹھے
ہوا کے زور سے ابھرا، بڑھا، اڑا بادل
اٹھی وہ اور گھٹا، لو! برس پڑا بادل
عجیب خیمہ ہے کہسار کے نہالوں کا
یہیں قیام ہو وادی میں پھرنے والوں کا

ایک پرندہ اور جگنو

سرِ شام ایک مرغِ نغمہ پیرا
کسی ٹہنی پہ بیٹھا گا رہا تھا
چمکتی چیز اک دیکھی زمیں پر
اڑا طائر اسے جگنو سمجھ کر
کہا جگنو نے او مرغِ نوا ریز!
نہ کر بے کس پہ منقارِ ہوس تیز

۷۴۲۲، احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمہ کے

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

إِلَى الْمَدِينَةِ.

کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑ و مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ سال ہوتے ہیں)

٦١٠١– عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۶۱۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٢–عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۶۱۰۲- عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں۔

٦١٠٣– وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۱۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٤–عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

۶۱۰۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپؐ کے ناموں کا بیان

٦١٠٥– عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ)) الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

۶۱۰۵- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کئے جاویں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

٦١٠٦–عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا

۶۱۰۶- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمدؐ اور احمدؐ اور ماحی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ

(۶۱۰۵) ☆ نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں ابن عرب نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہؐ کے بھی ہزار نام ہیں۔

الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَءُوفًا رَحِيمًا.

میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

٦١٠٧-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ.

۶۱۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٠٨- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)).

۶۱۰۸- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لے کر آئے)۔

بَابُ عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے

٦١٠٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)).

۶۱۰۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر انھوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔

٦١١٠-عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١١١-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی

صحيح مسلم

للامام الحافظ ابن الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن كوشان القشيري
النيسابوري المتوفي سنة ٢٦١ هجرية المدفون بنصرآباد ظاهر نيسابور

مع شرحه المسمّى

إكمال إكمال المعلم

للامام أبي عبد الله محمد بن خلفة الوشتاني الأبي المالكي المتوفي سنة ٨٢٧ أو سنة ٨٢٨ هجرية

وشرحه المسمّى

مكمل إكمال الإكمال

للامام أبي عبد الله محمد بن محمد بن يوسف السنوسي الحسيني المتوفى سنة ٨٩٥ هـ
رحم الله الجميع وأسكنهم في جنانه المحل الرفيع

تنبيه: جعلنا متن صحيح الامام مسلم بصدر الصحيفة وبذيلها شرح السنوسي مفصولا بينهما بجدول الى كتاب الإيمان
ومنه جعلنا متن الصحيح بالهامش وشرح الأبي بصدر الصحيفة وبذيلها شرح السنوسي.

تنبيه: لوجود نسخة من شرح الإمام الأبي في المكتبة الخديوية المصرية التزمنا مقابلة النسخة الواردة من المغرب على تلك النسخة وان كانت النسخة المغربية أصح منها احتياطا وطمأنينة للبال.

الجزء السادس

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بعث لها خمس عشرة بمكة يأمن ويخاف وعشر من مهاجره الى المدينة * وحدثنى محمد بن رافع ثنا شبابة ابن سوار ثنا شعبة عن يونس بهذا الاسناد نحو حديث يزيد بن زريع * وحدثنى نصر بن على ثنا بشر يعنى ابن مفضل ثنا خالد الحذاء ثنا عمار مولى بنى هاشم ثنا ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توفى وهو ابن خمس وستين * وحدثنا أبو بكر بن أبى شيبة ثنا ابن علية عن خالد بهذا الاسناد * وحدثنا اسحق ابن ابراهيم الحنظلى أخبرنا روح ثنا حماد بن سلمة عن عمار بن أبى عمار عن ابن عباس قال أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة خمس عشرة سنة يسمع الصوت ويرى الضوء سبع سنين ولا يرى شيأ وثمان سنين يوحى اليه وأقام بالمدينة عشرا * حدثنى زهير بن حرب واسحق بن ابراهيم وابن أبى عمر واللفظ لزهير قال اسحق أخبرنا وقال الآخران ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى سمع محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال أنا محمد وأنا أحمد

وعمر رضى الله عنهما مرفوعان بالعطف على رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحتمل انهما مرفوعان بالابتداء والخبر محذوف أى كذلك وأما قوله وأما ابن ثلاث وستين فالواو فيه للحال يحتمل أن يعنى انه كان حين توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ثلاث وستين أو انه كان كذلك حين حدث بهذا الحديث وتوفى سنة ستين * وقال ابن اسحق بقى معاوية أميرا عشرين سنة وخليفة عشرين سنة (**قوله** فى الآخر خمس عشرة بمكة يأمن ويخاف) (ط) يعنى انه كان فى تلك الحال غير مستقل باظهار أمره فكان اذا أخفى أمره تركوه وأمن على نفسه واذا أعلنه تكالبوا عليه وهموا بقتله ويخاف على نفسه الى أن أخبره الله تعالى بعصمته منهم فكان لا يبالى بهم (**قوله** فى الآخر يسمع الصوت ويرى الضوء) (د) يسمع صوت الهاتف به من الملائكة ويرى الضوء أى نور الملك وأنوار آيات الله تعالى له حتى رأى الملك عيانا وشافهه بالوحى (ط) يسمع أصوات الملائكة عليهم السلام والجمادات تسلم عليه بالرسالة وفى الترمذى عن على خرجت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بعض نواحى مكة فاستقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله ويحتمل الضوء انه نور الملائكة عليهم السلام ويحتمل انه أنوار تضىء بين يديه فى أوقات الظلمة يحجب عنها غيره وقد نقل أنه كان يبصر بالليل كما يبصر بالنهار يعنى ان هذه الحالة ثبتت له سبع سنين ثم بعد السبع جاءه الوحى من الله عز وجل

﴿ حديث أسمائه صلى الله عليه وسلم ﴾

(**قوله** أنا محمد وأنا أحمد) (د) ذكر ابن العربى عن بعضهم أن لله تعالى ألف اسم وللنبى صلى الله عليه وسلم كذلك ذكر منها على التفصيل بضعا وستين محمد مفعل من حمدت الرجل مشددا اذا نسبت الحمد اليه كما قال شجعت الرجل وبخلته اذا نسبته اليه فهو بمعنى المحمود وهو صلى الله عليه وسلم أحق بهذا

الحديث وتوفى سنة ستين قال ابن اسحاق وبقى معاوية أميرا عشرين سنة وخليفة عشرين سنة (**قوله** خمس عشرة بمكة يأمن ويخاف) (ط) يعنى أنه كان فى تلك الحال غير مشتغل باظهار أمره فكان اذا خفى أمره تركوه وأمن على نفسه واذا أعلنه تكالبوا عليه وهموا بقتله ويخاف على نفسه الى أن أخبره الله بعصمته منهم فكان لا يبالى بهم (**قوله** يسمع الصوت ويرى الضوء) أى يسمع صوت الهاتف به من الملائكة ويرى الضوء أى نور الملك وأنوار آيات الله تعالى حتى رأى الملك عيانا وشافهه بالوحى (ط) يسمع أصوات الملائكة عليهم السلام والجمادات تسلم عليه بالرسالة وفى الترمذى عن على خرجت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بعض نواحى مكة فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله ويحتمل الضوء أنه نور الملائكة عليهم السلام ويحتمل أنها أنوار تضئ بين يديه فى أوقات الظلمة يحجب عنها غيره وقد نقل أنه كان يبصر بالليل كما يبصر بالنهار يعنى أن هذه الحالة ثبتت له سبع سنين ثم بعد السبع جاءه الوحى من الله تعالى

﴿ باب فى أسمائه صلى الله عليه وسلم ﴾

﴿ش﴾ (**قوله** أنا محمد وأنا أحمد) (ح) ذكر بعضهم عن ابن العربى أن لله تعالى ألف اسم وللنبى صلى الله عليه وسلم كذلك ذكر منها على التفصيل بضعا وستين (ب) رجل محمود ومحمد اذا بلغ الغاية فى ذلك وتكاملت فيه المحاسن قال الاعشى يمدح بعض الملوك * الى الماجد القرم الجواد المحمدى * أراد الذى تكاملت فيه الخصال المحمودة قال ابن قتيبة ومن اعلام نبوته صلى الله عليه وسلم أنه لم يسم أحد بهذا

ليس بعده نبي * حدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان لي أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب الذي ليس بعده أحد وقد سماه الله رؤفا رحيما * وحدثني عبد الملك بن شعيب بن الليث ثني أبي عن جدي قال ثني عقيل ح وثنا عبد بن حميد أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر ح وثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي ثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب كلهم عن الزهري بهذا الاسناد وفي حديث شعيب ومعمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث عقيل قال قلت للزهري وما العاقب قال الذي ليس بعده نبي وفي حديث معمر وعقيل الكفرة وفي حديث شعيب الكفر * وحدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي أخبرنا جرير عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن أبي موسى الاشعري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمي لنا نفسه أسماء فقال أنا محمد وأحمد والمقفي والحاشر ونبي التوبة ونبي الرحمة * وحدثنا زهير بن حرب ثنا جرير عن الاعمش

الاسم فانه سبحانه حمده بما لم يحمد به غيره وأعطاه من المحامد ما لم يعط غيره ويلهمه يوم القيامة الى ما لا يلهم له غيره منها تقول رجل محمود ومحمد اذا بلغ الغاية في ذلك وتكاملت فيه المحاسن قال الاعشى يمدح بعض الملوك * الى الماجد القرم الجواد المحمدي * أراد الذي تكاملت فيه الخصال المحمودة فيقال محمد أي من تكاملت فيه كما يقال مذمم وقيل ان البناء فيه للتكثير نحو فتحت الابواب فهي مفتحة وأما أحمد فأفعل من الحمد أيضا * قال ابن قتيبة ومن أعلام نبوته صلى الله عليه وسلم انه لم يسم أحد بهذا الاسم قبله صيانة من الله تعالى لهذا الاسم المكرم كما فعل بيحيى عليه السلام اذ لم يجعل له من قبل سميا (قوله وأنا الماحي الذي يمحى بي الكفر) (ط) قيل من أرض العرب وقيل من الارض التي زويت له صلى الله عليه وسلم وانه يبلغها ملك أمته وقيل من الارض عموما والمراد ظهور الحجة والغلبة كما قال تعالى ليظهره على الدين كله وجاء في حديث ان معناه الذي محيت به سيئات من تبعه كقوله صلى الله عليه وسلم الاسلام يجب ما قبله (قوله وأنا الحاشر) (ط) هو اسم فاعل من الحشر والحشر الجمع (قوله الذي يحشر الناس على عقبي وفي الآخر قدمي) (ع) فأما رواية على عقبي فمعناها على أثري أي لا نبي بعدي وأما رواية قدمي فمعناها على سابقتي من قوله تعالى لهم قدم صدق عند ربهم أي سابقة خير وترجع الى ما فسرت به الأولى أي لا نبي بعدي وقيل يعني على سنتي وقيل يحشرون بمشاهدتي من قوله تعالى ويكون الرسول عليكم شهيدا وقيل يعني على أمامي وقدامي كأنهم يجمعون اليه ويكونون أمامه وخلفه وحوله (قوله وأنا العاقب) (م) العاقب آخر الرسل عليهم السلام أي أرسل عقبهم (ع) قال ابن الاعرابي العاقب والعقوب الذي يخلف من كان قبله في الخير ومنه عقب الرجل لولده بعده (قوله والمقفي) (م) قال شمر معناه العاقب * ابن الانباري معناه المتبع للنبيين عليهم السلام يقال قفوته أقفوه وتقفيته اتبعته ومثله قفيته أقفوه وقفيته أتبعته غيره قال تعالى ثم قفينا على آثارهم برسلنا وقفينا بعيسى ابن مريم (قوله ونبي الرحمة) وروي المرحمة (ع) والمعنى متقارب وما أرسلناك

الاسم قبله صيانة من الله تعالى لهذا الاسم المكرم كما فعل بيحيى بن زكريا اذ لم يجعل له من قبل سميا (قوله وأنا الماحي الذي يمحى بي الكفر) قيل من أرض العرب أو من الارض التي زويت له صلى الله عليه وسلم وأنه يبلغها ملك أمته وقيل الأرض عموما والمراد ظهور الحجة والغلبة وجاء في حديث أنه الذي محيت به سيئات من تبعه كقوله صلى الله عليه وسلم الاسلام يجب ما قبله (قوله الذي يحشر الناس على عقبي وفي الآخر على قدمي) (ع) أما رواية على عقبي فمعناها على أثري أي لا نبي بعدي وأما رواية قدمي فمعناها على سابقتي من قوله تعالى لهم قدم صدق عند ربهم أي سابقة خير وترجع الى ما فسرت به الأولى أي لا نبي بعدي وقيل يعني على سنتي وقيل يحشرون بمشاهدتي من قوله تعالى ويكون الرسول عليكم شهيدا وقيل يعني على أمامي وقدامي كأنهم يجمعون اليه ويكونون أمامه وخلفه وحوله (قوله وأنا العاقب) العاقب آخر الرسل (قوله والمقفي) قال شمر معناه العاقب * ابن الانباري المتبع للنبيين عليهم السلام (قوله ونبي الرحمة) وروي الملاحم والمعنى متقارب ولا ينافيه كونه نبي الملاحم جمع ملحمة وهي الحرب لان بعثه بالسيف والحرب من وجوه الرحمة لان الجهاد بالسيف يردع عن الكفر ولا يستأصل بخلاف ما كانت تؤيد به الرسل قبله من العذاب المستأصل لأممهم وقد صح أنه صلى الله عليه وسلم جاءه ملك الجبال ان شئت أطبقت عليهم الأخشبين فقال أرجو

الارحمة للعالمين وتواصوا بالمرحمة وفى بعض روايات مسلم ونبي الملحمة مكان المرحمة وجاء فى بعض روايات الحديث ونبي الملاحم وهو صحيح المعنى لانه صلى الله عليه وسلم أرسل بالسيف والحرب قال صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله ﴿ قلت ﴾ وقع فى غير مسلم ونبي الملاحم معطوفا على نبي الرحمة ليس انه مكانه والملاحم جمع ملحمة وهى الحرب ولذلك أورد الخطابى أن قال فان قيل كيف الجمع بين كونه نبي الرحمة ونبي الملحمة لاسيما مع قوله تعالى وما أرسلناك الارحمة للعالمين ومع قوله صلى الله عليه وسلم انما أنا رحمة مهداة * وأجاب بأن بعثه صلى الله عليه وسلم بالسيف والحرب من وجوه الرحمة لان الله تعالى أيد رسله صلى الله عليهم وسلم بالمعجزات وجرت عادته تعالى فى الأمم السابقة بأنهم اذا كذبوا عوجلوا بالعذاب المستأصل اثر التكذيب واستؤنى بهذه الأمة ولم يعاجلوا بالعذاب المستأصل وأمر بجهادهم ليرتدعوا عن الكفر ولم يجاحوا بالسيف لان للسيف بقية وليس للعذاب المستأصل بقية وروى أن قوما من العرب قالوا يا رسول الله أفنانا السيف قال ذلك أبقى لأجركم هذا معنى الرحمة المبعوث بها صلى الله عليه وسلم ومن وجوه الرحمة ما صح انه صلى الله عليه وسلم جاءه ملك الجبال فقال ان شئت أطبقت عليهم الأخشبين قال أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يوحده ولا يشرك به ومن وجوهها أيضا أن الله تعالى وضع عن أمته الاصر والاغلال التى كانت على الأمم قبلها كما قال تعالى فى قصة موسى ورحمتي وسعت كل شئ الى قوله تعالى التى كانت عليهم (ع) وله صلى الله عليه وسلم أسماء جاءت فى أحاديث أخر وفى آيات من كتاب الله تعالى جمعنا منها كثيرا فى كتاب الشفاء قيل وانما خص هذه المذكورات لانها المنصوص عليها فى الكتب السابقة (قوله فى الآخر فترخص فيه) (ط) أى ترك لهم التشديد ولعله من عائشة اشارة لحديث النفر الذين استقلوا عبادة النبي صلى الله عليه وسلم وقال أحدهم وأما أنا فأصلى ولا أنام وقال الآخر أنا أصوم ولا أفطر وقال الآخر أنا أعتزل النساء فلما بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم قال أما أنا فأصلى وأنام وأصوم وأفطر وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى (قوله فكأنهم كرهوه وتنزهوا عنه) (ط) تنزههم عما ترخص فيه غلط أوهمهم فيه ظنهم ان المغفور له يسامح له فى بعض الأوقات ويسقط عنه بعض التكاليف والأمر بالعكس فان العمل ثمرة الخشية والخشية ثمرة العلم فالعالم أكثر عبادة ﴿ قلت ﴾ ويحتمل انه ليس بغلط لانهم رأوه من خواصه كما قالوا لسنا كهيئتك أولانه بلغهم ولم يشاهدوه والقدرة على اليقين تمنع من العمل بالظن وقيل لا يتأول عليهم لانه صلى الله عليه وسلم لم يتأوله عليهم اذ قال ما قال والأصوب التأويل (قوله لاعلمهم بالله) (ط) انما كان أعلم لما خصه الله سبحانه فى أصل الفطرة من كمال الفطنة وجودة القريحة وسداد النظر وسرعة الادراك ورفع

أن يخرج الله من أصلابهم من يوحد الله ولا يشرك به (قوله فكأنهم كرهوه وتنزهوا عنه) (ط) تنزيههم عما ترخص فيه غلط أوقعهم فيه ظنهم أنهم المغفور له يسامح فى بعض الأوقات ويسقط عنه بعض التكاليف والأمر بالعكس فان العمل ثمرة الخشية والخشية ثمرة العلم فالعالم أكثر عبادة فهو يحتمل أنه ليس بغلط لانه رأوه من خواصه كما فى الآخر انا كهيئتك أولانه بلغهم ولم يشاهدوه والقدرة على اليقين تمنع من العمل بالظن وقيل لا يتأول عليهم لانه صلى الله عليه وسلم لم يتأوله عليهم اذ قال ما قال والأصوب التأويل (قوله لأعلمهم بالله) كان أعلم لما خصه الله سبحانه به فى أصل الفطرة من كمال الفطرة وجودة القريحة وسداد النظر وسرعة الادراك ورفع الموانع عنه ومن اجتمعت فيه هذه الأمور سهل الله سبحانه عليه الوصول الى العلوم النظرية وصارت فى حقه كالضرورية ثم ان الله سبحانه أطلعه من

عن أبى الضحى عن مسروق عن عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرا فترخص فيه فبلغ ذلك ناسا من أصحابه فكأنهم كرهوه وتنزهوا عنه فبلغه ذلك فقام خطيبا فقال ما بال رجال بلغهم عنى أمر ترخصت فيه فكرهوه وتنزهوا عنه فو الله لأنا أعلمهم بالله وأشدهم له خشية * حدثنا أبو سعيد الاشج ثنا حفص يعنى ابن غياث ح وثناه اسحق بن ابراهيم وعلى بن خشرم قالا أخبرنا عيسى ابن يونس كلاهما عن الاعمش باسناد جرير نحو حديثه * وحدثنا أبو كريب ثنا أبو معاوية عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم فى أمر فتنزه عنه ناس من الناس فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فغضب حتى بان